98716 ـ تلسیمیا کی بماری کے شکار شخص سے شادی کرنا

سوال

میں آپ سے ایك مشورہ کرنا چاہتی ہوں کہ میرے لیے ایك بااخلاق اور دین والے شخص کا رشتہ آیا ہے، اور میں بھی بااخلاق اور دین والی ہوں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہم پر اپنی نعمت ہمیشہ قائم رکھے.
ہم اس شادی پر بالکل تیار تھے، لیکن شادی سے قبل میڈیکل چیك اپ سے علم ہوا ہے کہ ہم دونوں آپس میں موافق نہیں، کیونکہ ممکن ہے کہ ہماری اولاد میں سے پچاس فیصد اولاد تلسیمیا کا شکار ہو، اور پچیس فیصد چانس ہیں کہ یہ بیماری انہیں نہ لگے، اور پچیس فیصد چانس یہ ہیں کہ وہ تلسیمیا کی بیماری کا شکار ہونگے.
کیونکہ ہم دونوں کو ہی تلسیمیا کی بیماری ہے، یہ علم میں رہے کہ اسب یماری کے شکار شخص کو کوئی خطرہ نہیں، لیکن ممکن ہے کہ اگر وہ اس بیماری کی شکار عورت سے شادی کرے تو یہ بیماری اولاد میں بھی منتقل ہو جائے.
میرے والد صاحب نے اختیار مجھ پر چھوڑ دیا کہ میں جو اختیار کرنا چاہوں کر سکتی ہوں، میں پریشان ہوں کہ آیا میرے لیے اولاد کی صحت کے مقابلہ میں دین و اخلاق والا شخص بہتر اور افضل ہے یا کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں نیك و صالح اولاد پیدا کرنا اور امت محمدیہ میں کثرت کرنا شامل ہے، جیسا کہ ابو داود کی درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

" مجھے ایك حسب و نسب والی عورت ملی ہے لیکن وہ بانجھ ہے اولاد پیدا نہیں کر سکتی، کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روك دیا، پھر وہ تیسری بار آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ تمہارے ساتھ باقی امتوں میں زیادہ ہونے پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ صحیح و تندرست اولاد پیدا کی جائے جو شریعت کے امور سرانجام دے سکے، اور رسالت کے کام کا بوجھ اٹھانے کی متحمل ہو.

جب عورت اور مرد کو علم ہو جائے کہ ان دونوں کی شادی اولاد میں بیماری کا باعث بن سکتی ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بیماری والا ہو سکتا ہے تو پھر ان دونوں کے لیے بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس صورت میں شادی نہ کریں، تا کہ اس متوقع فساد کو روکا جا سکے، اور امت مسلمہ میں شر و ضرر میں کمی کی جا سکے، اور خاوند و بیوی کو تکلیف و پریشانی سے بچایا جا سکے جو انہیں مرض کا شکار اولاد کی دیکھ بھال میں اٹھانے پڑیگی.

ہماری اطلاع کے مطابق تو یہ ہے کہ جب خاوند اور بیوی دونوں ہی اس مرض کا شکار ہوں تو پھر ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچہ میں پچیس فیصد احتمال ہے کہ وہ صحیح و سالم اور تندرست ہوگا، اور پچیس فیصد بیماری کا شکار ہوگا، اور پچاس فیصد اسب یماری کا حامل ہوگا.

لیکن اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایك اسب یماری کا شکار ہو اور دوسرا صحیح و تندرست ہو تو پھ یہ خطرہ بہت ہی کم ہو جاتا ہے، کیونکہ اس حالت میں پچاس فیصد احتمال ہے کہ بچہ صحیح و تندرست ہوگا، اور پچاس فیصد احتمال ہے کہ وہ اس مرض کا حامل ہوگا، لیکن بچہ پیدائشی طور پر اس بیماری کا شکار نہیں ہوگا.

تجرباتی طور پر یہ احتمالات اچھے نہیں، اور مستقر نہیں کیونکہ معاملہ سارے کا سارا اللہ سبحانہ و تعالی کی تقدیر کے ساتھ ہے.

اگر واقعی معاملہ ایسا ہے تو پھر آپ کے لیے کسی صحیح و تندرست شخص کے ساتھ شادی کرنا ہی بہتر ہے، اور اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ صحیح و تندرست کو دین و اخلاق والے شخص پر مقدم کریں، جیسا کہ آپ نے اشارہ بھی کیا ہے.

مقصد یہ ہے کہ دین و اخلاق والا تندرست شخص تلاش کیا جائے، الحمد للہ یہ بہت مل جائینگے.

جب آپ اپنی اولاد کی حفاظت اور امت مسلمہ میں اس بیماری کی کمی اور اس کے پھیلاؤ کو روکنے کی نیت سے یہ شادی نہ کریں تو ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا، اور اس پر اجروثواب

بھی عطا کریگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور صحیح راہ کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .